QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

منتخب مشکلاتِ القرآن کے مناہج واسالیب کا مطالعہ اور عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت وافادیت: ایک تحقیقی جائزہ

A Study of the Methodologies and Approaches in Selected Works on Mushkilāt al-Qur’ān and Their Significance and Relevance in the Contemporary Era: A Research Study

Irfanullah
PhD Scholar of Islamic Studies, AWKUM
irfanullah2728@gmail.com
Abzahir Khan
Professor of Islamic Studies/ Supervisor, AWKUM
abzahir@awkum.edu.pk
Faisal Mehmood
Lecturer/Co-Supervisor, Department of Islamic Studies, University of Chitral, KP,
faisal.mehmood@uoch.edu.pk

Abstract

This study explores the concept of Mushkilat al-Quran (the difficulties of the Quran) within the context of Quranic exegesis, focusing on the interpretation of complex and ambiguous verses. As the final divine revelation, the Quran contains intricate linguistic, historical, and rhetorical elements that require scholarly scrutiny for accurate understanding. This investigation examines Mushkilat al-Quran as it functions within Tafsir (Quranic exegesis) to provide proper interpretations, counteracting misconstrued theological readings. The research analyzes the methods of classical Islamic scholars, including Imam al-Sarakhsī, Sayyid Sharif al-Jurjani, and Allama Alusi, highlighting their use of linguistic studies, historical context, and rhetorical precision to address Quranic ambiguities. A thorough understanding of complex Quranic verses demands expertise in both unfamiliar Quranic vocabulary and the syntactical structures of classical Arabic. This study delves into the peculiarities of Quranic word usage, particularly through Ghara'ib al-Quran (the peculiarities of the Quran), to underscore the importance of specialists in classical Arabic and meticulous textual evaluation for accurate interpretation. By analyzing the contributions of key scholars, the research emphasizes the necessity of academic rigor in the interpretation of challenging Quranic passages. The study further highlights the ongoing relevance of Mushkilat al-Quran in preserving the Quran's authenticity across generations, underscoring the importance of careful, methodical interpretation of difficult verses. In conclusion, this research advances the scholarly understanding of Mushkilat al-Quran as a critical field of Islamic scholarship, stressing the need for precise interpretative methods to ensure the accurate comprehension of the sacred text.

Keywords: *Mushkilat al-Quran, Tafsir, Ghara'ib al-Quran, Quranic interpretation, linguistic analysis, exegesis.*

تمہید:

علماءِ دینِ متین نے قرآن کریم کی تفسیر کے حوالے سے متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور مختلف جہات سے تفسیرِ قرآن کو حل کرنے کی انتھک محنت کی ہے، ان کی کاوشوں سے ایک کاوش مشکل القرآن یا مشکلات القرآن بھی ہے جس کا اصل تعلق علوم القرآن سے ہے، چنانچہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مختلف مفسرین نے فنِ تفسیر میں قرآن مقدس کی مختلف جہات سے خدمات سرانجام دی ہیں، کسی نے ناسخ ومنسوخ کو اپنا موضوع بنایا ہے تو کسی نے بحثِ شانِ نزول کو، اسی طرح بعض نے کلمات کی نحوی تراکیب اور صرفی ابحاث، بیانِ تقدیم وتاخیر، آیات کی لغوی معانی ومصداقات اور کسی نے علم البلاغۃ اور قرآن کریم کے باریک نکات وغیرہ کی طرف اشارہ کرکے اپنا موضوع بنایا ہے۔

تفسیرِ قرآن کے ان اہم مقامات اور جہات میں سے ایک جہت "مشکلات القرآن" بھی ہے، اور کسی بھی عالم، مفسر اور ریسرچ سکالر وغیرہ کیلئے اس کا سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس علم کے بغیر قرآنِ کریم کی تفسیر کرنا نامکمل اور ادھوری ہے اور انسان کسی بھی وقت سنگین غلطی کا مرتکب ہو کر ایمان سے بھی ہاتھ دھو سکتا ہے۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ مشکل آیات ومقامات جو بظاہر مشکل لگ رہے ہوں اس کی درست تفہیم اور وضاحت غور وفکر اور تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ قرآن کریم ایک مقدس صحیفہ خداوندی ہے جس کی ہر آیت میں رموز اور اشارات پوشیدہ ہیں، لہذا فنِ تفسیر میں مشکلات القرآن کی بحث سے روگردانی نہیں کی جاسکتی۔ اسی اعتبار سے روایت ہے کہ "لاتنقضی عجائبه ولایخلق علیٰ کثرۃ الرد" کہ قرآن مقدس کی عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتی اور زیادہ تلاوت کرنے سے یہ پرانا نہیں ہوگا"[1]

زیرِ نظر مقالے میں مشکلات القرآن کی لغوی واصطلاحی تعریف مع امثلہ، اور عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت وافادیت پر بحث کی جائے گی۔ بنیادی طور پر یہ مقالہ ان تین ابحاث پر مشتمل ہوگا۔

بحثِ اول: مشکلات القرآن کی لغوی واصطلاحی تعریف مع امثلہ

بحثِ ثانی: مشکلات القرآن سے متعلق عرب علماء کرام کی خدمات

بحثِ ثالث: عجم علماء کرام کی خدمات مشکلات القرآن کے حوالے سے

خلاصہ ونتائج بحث وسفارشات

کلیدی الفاظ۔ علم التفسیر، مشکلات القرآن، مناہج واسالیب

موضوع کا تعارف اور ضرورت واہمیت

قرآن مقدس رب کائنات کی آخری اِلہامی کتاب ہے، جو بنی نوع انسان کے لئے باعثِ رشد وہدایت اور شک وشبہ سے پاک ہے، خود قرآن کریم کے الفاظ بھی اس پر دال ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ذَٰلِكَ الْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ "[2] یہ کتاب ایسی ہے کہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے یہ ہدایت ہے ڈر رکھنے والوں کے لئے"۔

قرآن کریم نے اپنی تعریف اِن الفاظ میں کی ہے: یہ کتاب اللہ کی طرف سے جبرائیلؑ نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر عربی زبان میں نازل کی ہے۔ ارشادِ پاک ہے:

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ "القرآن"[3]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے، امانت دار فرشتہ اسے لے کر اترا ہے، اے پیغمبر تمہارے قلب پر اترا ہے تاکہ تم ان (پیغمبروں) میں شامل ہو جاؤ جو لوگوں کو خبر دار کرتے ہیں، ایسی عربی زبان میں اترا ہے جو پیغام کو واضح کر دینے والی ہے، اوراس قرآن کا تذکرہ پچھلی کتابوں میں موجود ہے"۔

تفسیر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

تفسیر کا مادہ اشتقاق "ف س ر" ہے جس کے معنی ہیں کھولنا۔[4] قرآن میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے:وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا"[5] اور یہ لوگ نہیں لاتے آپ کے سامنے کوئی عجیب سوال مگر لے آتے ہیں ہم آپ کے پاس اس کا سچا اور قطعی جواب اور بہترین وضاحت" یہاں تفسیر وضاحت کے معنیٰ میں ہے۔ علم التفسیر کی تعریف یوں کی گئی ہے:علم يبحث فيه عن القرآن الكريم من حيث دلالته على مراد الله تعالى بقدر الطاقة البشرية"[6] ایسا علم جس کی بدولت انسانی طاقت کی بقدر اللہ تعالیٰ کی مراد کی پہچان ہو سکیں" ،لہذا قرآن کریم میں غور وفکر کرنا تفسیر ہی ہے۔

علم التفسیر کا باقی علوم میں مقام

علم التفسیر تمام علوم وفنون سے افضل اور اشرف ہے، کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست کتاب اللہ کی تشریح اور وضاحت سے ہے، اسی وجہ سے علماء امت نے اس کتاب کی تفسیر کو نسل در نسل منتقل کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے کام لیا ہے۔ ان تفاسیر کے مؤلفین نے مختلف مناہج واسالیب اپناتے ہوئے متعدد کتب لکھی ہیں، انہی مختلف انواع میں سے ایک نوع "مشکلات القرآن" یا "غرائب القرآن" بھی ہے .

مشکلات القرآن

علماءِ دینِ متین نے قرآن کریم کی تفسیر کے حوالے سے متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور مختلف جہات سے تفسیر قرآن کو حل کرنے کی انتھک محنت کی ہے، ان کی کاوشوں سے ایک کاوش مشکل القرآن یا مشکلات القرآن بھی ہے جس کا اصل تعلق علوم القرآن سے ہے، چنانچہ مختلف مفسرین نے فنِ تفسیر میں قرآن مقدس کی مختلف جہات سے خدمات سر انجام دی ہیں، کسی نے ناسخ ومنسوخ کو اپنا موضوع بنایا ہے تو کسی نے بحثِ شانِ نزول کو، اسی طرح کلمات کی نحوی تراکیب اور صرفی بحث، بیانِ تقدیم وتاخیر، آیات کی لغوی معانی ومصداقات اور کسی نے علم البلاغۃ اور قرآن کریم کے باریک نکات وغیرہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تفسیر قرآن کے ان اہم مقامات اور جہات میں سے ایک جہت "مشکلات القرآن" بھی ہے، اور کسی بھی عالم، مفسر اور ریسرچ سکالر وغیرہ کیلئے اس کا سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس علم کے بغیر قرآنِ کریم کی تفسیر کرنا نامکمل اور ادھورا ہے اور انسان کسی بھی وقت سنگین غلطی کا مرتکب ہو کر ایمان سے بھی ہاتھ دھو سکتا ہے۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ مشکل آیات ومقامات جو بظاہر مشکل لگ رہے ہوں ،اس کی درست تفہیم اور وضاحت غور وکر اور تحقیق کیلئے ضرورت ہوتی ہے کیونکہ قرآن کریم ایک مقدس صحیفہ خداوندی ہے جس کی ہر آیت میں رموز اور اشارات پوشیدہ ہوتی ہیں، لہذا اصل موضوع کو اگے تحریر کرنے سے مشکلات القرآن وغرائب القرآن کی لغوی واصطلاحی تعریفات مختلف کتب کے حوالے سے درج کی جاتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مشکلات القرآن کی لغوی واصطلاحی مفہوم

مشکل القرآن یہ مرکب ضافی ہے معنٰی ہے قرآن کا مشکل، یہ باب اَشکَلَ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے مشکل غیر واضح اور مشتبہ چیز کو کہا جاتا ہے، مادہ اشتقاق ش، ک، ل ہے، اس کا جمع اشکال اور شکول آتا ہے۔ امام زہریؒ نے مشکل کی لغوی تعریف یوں کی ہے کہ "أشکل علي الأمر اذاختلط والتبس ومشکل ملتبس ومشتبه" یعنی مجھ پر معاملہ مشکل اور ملتبس ہوا۔ اسی طرح عرب کے ہاں "والاشکل عندالعرب اللونان مختلطان"[(7)] دو مختلف رنگ جو آپس میں خلط ملط ہو جائے۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاحی اعتبار سے مشکل کی تعریف مختلف علماء کرام، ماہرین فنون اور محققین نے اپنی اپنی آراء کے اعتبار سے تحریر کی ہے، چنانچہ امام سرخسیؒ رقمطراز ہے "هو اسم لما يشبه المراد منه بدخوله في اشکاله علي وجه لا يعرف المراد الا بدليل يتميز به من سائرالاشکال "[(8)]

یعنی مشکل سے مراد ایک ایسا مفہوم ہے کہ جس کی تشریح اور وضاحت اس طرح خلط ملط ہو کہ جب تک کوئی ایسی دلیل نہ آجائے کہ اس کو باقی مطالب و معانی سے الگ کریں"۔

اس کے علاوہ سید شریف جرجانیؒ نے مشکل کی تعریف یوں کی ہے "هومالا ينال المراد ا منه الا بتأمل بعد الطلب هو المشکل الداخل في اشکاله أي في أمثاله وأشباهه"[(9)] یعنی مشکل سے مراد وہ ہے کہ جس کی مراد اور مفہوم اس وقت تک واضح نہ ہوں جب تک تتبع اور تالاشِ بسیار نہ کی جائیں، یعنی مشکل وہ ہے جو اپنے ہم مثل اور ہم شکلوں میں اس طرح غیر واضح ہوں کہ تتبع اور جستجو کے بغیر اس کی مراد واضح نہ ہوں۔

مشہور مفسر علامہ آلوسیؒ نے مشکل کی تعریف یوں کی ہے کہ "ان المشکل فی الاصلِ ما دخل فی اشکاله وامثاله ولا يتم المراد الابالتتبع "[(10)] کہ مشکل دراصل اس غیر واضح اور مشتبہ چیز کو کہا جاتا ہے جس کی مراد تلاش اور تتبع کے بغیر واضح نہ ہو"۔

مشکلات القرآن کو سمجھنے کی اہمیت وافادیت

قرآنِ کریم کی مشکل مقامات کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ انسان سنگین غلطی کا مرتکب ہو کر پھسل جائے، معلوم ہوا کہ مشکلات القرآن کا علوم القرآن میں کلیدی کردار ہے اور قرآن فہمی میں اس علم کے بغیر انسان سنگین خطاء اور غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے حدیث مبارکہ میں ہے کہ " من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار "[(11)]

اسی طرح تفسیر روح المعانی میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قول منسوب ہے کہ " مَنْ قَالَ فِي مُشْكِلِ الْقُرْآنِ بِمَا لَا يَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِ الْأَوَائِلِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَهُوَ مُتَعَرِّضٌ لِسَخَطِ اللَّهِ"[(12)]

"یعنی جس نے قرآن کریم کے مشکل مقامات کے متعلق کوئی ایسی بات کہی جو جہ پہلے لوگوں (سلف صالحین) کے خلاف ہو تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو گا"۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ڈاکٹر محمود احمد غازی مشکلات قرآن کے بارے میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

"مشکلات القرآن سے مراد وہ مباحث ہیں کہ جن کو سمجھنے میں بڑی غیر معمولی احتیاط اور غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ وہ مباحثِ ضروریہ ہیں کہ اس میں اگر غور وخوض سے کام نہ لیا جائے تو انسان بہت سارے غلطیوں اور الجھنوں کا مرتکب ہو سکتا ہے"[13]۔

لہذا کسی بھی مفسر کیلئے متعدد قسم کے متنوع علوم کی اشد ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ان علوم وفنون کی بدولت قرآن کریم کی تفسیر کی مشکل مقامات کو احسن طریقے سے حل کرنے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ آیت کی صحیح تفسیر سامنے آکر وہ پوشیدگی اور خفاء دور ہو سکیں۔

مشکلات القرآن کی وجوہِ صعوبت:

مشہور مفسر ومحدث علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے الفوز الکبیر فی اصولِ التفسیر میں ایک عنوان "اسباب صعوبة فهم المراد من الكلام" کے نام سے قائم فرمایاہے، اسی حوالے سے انہوں نے متعدد علوم کی طرف رہنمائی کی ہے مثلا:

"فتارة يصعب التوصل الى فهم المراد من الكلام لاستعمال لفظة غريبة ويعالج ذالک بنقل معنیٰ اللفظة عن الصحابة والتابعين وسائر اهل اللغة.........واحيانا بابدال شي أو ابدال حرف مكان حرف" الخ[14]

* کبھی کبھار آیات قرآنیہ میں کوئی ایسا غریب اور اجنبی لفظ استعمال مستعمل ہوتا ہے اس کا حل یہ ہے کہ اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اقوالِ تابعین اور اہلِ لغت کی طرف رجوع کی جائیں کہ اس لفظ کا مطلب ان مکاتب فکر کے ہاں کیا ہے؟
* کبھی کبھار کسی لفظ کا مشکل معلوم ہونا دراصل علم الناسخ والمنسوخ سے بے توجہی اور عدمِ واقفیت کی بناء پر ہوتی ہے۔
* اسباب نزول سے لاعلمی کی وجہ سے بھی بعض آیات کی تفسیر مشکل معلوم ہوتی ہے۔
* کبھی کبھار مضاف یا موصوف کی حذف کی وجہ سے بھی آیت کی تفسیر مشکل لگ رہی ہے لیکن اس کیلئے بھی کلام عرب کی طرف رجوع کی جائے گی کیونکہ کلام عرب میں کبھی کبھار مضاف اور موصوف کو حذف کیا جاتا ہے۔
* اسی طرح کبھی کبھار "ابدال" کی وجہ سے بھی آیت مشکل معلوم ہوتی ہے یعنی کلام میں ایک حرف کی جگہ دوسرے حرف کو لانے کی وجہ سے۔
* اسی طرح کبھی کبھار صیغہ غائب کے بجائے صیغہ مخاطب لایا گیاہے جس کی وجہ سے قاریٔ کو تفسیرِ قرآن میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔
* فہم قرآن میں دشواری کا ایک وجہ یہ بھی بیان کیا گیاہے کہ بعض اوقات آیت میں تقدیم وتاخیر موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے تفسیرِ قرآن میں انسان کبھی کبھار غلطی کا مرتکب ہوجاتاہے حالانکہ مفسر کیلئے اس سے واقفیت رکھنا نہایت اہم اور ضروری ہے۔
* کبھار آیت میں متعدد قسم کی ضمائر کا استعمال موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے مفسر کو اس بات میں دشواری محسوس ہوتی ہے کہ یہ ضمائر کس کی طرف راجع ہوتی ہے۔

* کبھی کبھار آیت مشکل لگ رہی ہے ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ آیت میں الفاظ کا تکرار واقع ہوا ہے جس کی وجہ سے دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔اور کبھی کبھار انتہائی اختصار کی وجہ سے آیت میں صعوبت محسوس ہوتی ہے جس کی تفسیر کیلئے دوری آیات یا احادیث نبویہ ؐ کی طرف رجوع کرنی پڑیگی (15)

مشکل کے بعد اب لفظ "قرآن" کی طرف آتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعریف کیا ہے؟ قرآن کی لغوی واصطلاحی تعریف کے بارے میں بھی ماہرینِ لغت کی متعدد آراء ہیں،اس بات پر تمام اہلِ لغت تو متفق ہیں کہ قرآن اسم ہے نہ کہ فعل اور حرف، بعض کے نزدیک یہ "قرء یقرء" سے مشتق ہے جس کے معنی ہے جمع کرنا،اور یہ پڑھنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے کیونکہ اس میں حروف اور کلمات کو جمع کیا گیا ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں کہ" قرء الماء في الحوض إذا جمعته، وقرءت الشئ قراناأي جمعته وضممت بعضه الي بعض"(16) کہ پانی کو تالاب میں جمع کیا گیا،اسی طرح "قرءیقرء"کا مصدر "قراءۃ" کے علاوہ قرآن بھی آتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے" إن علينا جمعه وقرانه"(17) "کہ بے شک اس قرآن کا پڑھنا اور جمع کرنا ہم پر لازم ہے"ایک جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ لفظ "قرآن" غیر مہموز ہے لیکن آگے اس کے مادہ اشتقاق میں بھی دورائے ہیں،ایک کے نزدیک" أنه مشتق من "قرنت الشئ بالشئ"إذا ضممت أحدهما إلي الاخر"(18) اس جماعت کی رائے یہ ہے کہ قرآن جمع کرنے کے معنی میں ہے،اور حجِ قِران کو بھی اسی وجہ سے قِرآن کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک احرام کے تحت حج اور عمرہ بیک وقت ادا کیئے جاتے ہیں۔

"قرآن کی اصطلاحی تعریف:

قرآن کی اصطلاحی تعریف میں بھی مختلف آراء ہے تاہم قرآن مقدس کی تعریف خود قرآن مجید میں موجود ہے"وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ "(19)

بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے،امانت دار فرشتہ اسے لے کر اترا ہے،اے پیغمبر تمھارے قلب پر اترا ہے تاکہ تم ان (پیغمبروں) میں شامل ہو جاؤ جو لوگوں کو خبردار کرتے ہیں،ایسی عربی زبان میں اترا ہے جو پیغام کو واضح کر دینے والی ہے،اوراس قرآن کا تذکرہ پچھلے کتابوں میں موجود ہے"(20) یہ جامع تعریف ہوئی۔

تاہم اصولیین کے ہاں اس کی تعریف الگ ہے جیسا کہ علامہ جرجانیؒ کی متفق علیہ تعریف ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا" هو المنزل علي الرسول ألمكتوب في المصاحف ألمنقول عنه نقلا متواترا بلا شبهة"(21) وہ کلامِ الاہی جو رسولِ اکرمؐ پر نازل ہو کر مصاحفِ سماویہ میں لکھا گیا ہو اور حضور اکرمؐ سے تواتر کیساتھ منقول ہو،"۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مشکلات القرآن پر لکھی گئی منتخب کتب:

1: باھر البیان فی معانی مشکلات القران

یہ تصنیف محمود بن ابی الحسن النیسابوری الغزنویؒ (م553ھ) نے لکھی ہے، ایک ضخیم جلد پر مشتمل یہ تصنیف عربی زبان میں مرتب کی گئی ہے، مصنف نے ہر سورت کی مشکل آیات کو مختلف نحوی تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی ہے، تفسیر میں زیادہ تر زور ترکیبی عبارات پر دی گئی ہے، اس کے علاوہ کتب احادیث اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے بھی استفادہ کی ہے۔[22]

2: مشکل اعراب القرآن

مشکل اعراب القرآن خالص عربی زبان میں لکھی گئی تصنیف ہے مکی بن ابی طالب (م437ھ) الاندلسی القرطبی المالکی نے دو ضخیم جلدوں میں تصنیف کی ہے، مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت والوں نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ تصنیف میں مصنف کا منہج یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے ہر سورت پر الگ سا باب قائم کیا ہے، پھر اس میں خاص طور پر ایک لفظ میں ممکن اعراب اور اس کی متفرق قراءت پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس کے بعد ہر سورت کی مشکل مقامات کی نحوی تراکیب کا اہتمام کیا گیا ہے اور آخر میں پھر لفظ کا معنیٰ مرادی بھی کبھی کبھار بیان کرتے ہیں[23]

3: فوائد فی مشکلات القرآن

یہ کتاب عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام (م660ھ) نے تصنیف کی ہے، ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے جو326صفحات پر مشتمل ہے، داکٹر سید رضوان علی کی تحقیق کے ساتھ1982ء/1402ھ کو مکتبہ دار الشروق جدہ سعودی عرب سے شائع ہوگئی ہے۔

4: وضع البرہان فی مشکلات القرآن

یہ تصنیف بیان الحق محمود بن ابی الحسن نیشابوریؒ نے لکھی ہے، یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے، صفوان عدنان داؤدی نے اس پر تحقیق کرکے مزید نکھارنے کی کوشش کی ہے۔1990ء/1410ھ کو مکتبہ دار القلم بیروت والوں نے شائع کی ہے۔

5: البستان فی اعرابِ مشکلات القرآن

یہ تصنیف احمد بن ابی بکر بن عمر الجبلی الیمنی (م717ھ) نے دو ضخیم جلدوں میں مرتب کی ہے پہلی جلد سورۃ الفاتحہ سے سورۃ الانبیاء جبکہ دوسری جلد سورۃ الانبیاء سے آخرت تک کے حصے پر مشتمل ہے، اسی تصنیف پر ڈاکٹر احمد بن عبد الرحمٰن الجندی نے تحقیق کی ہے اور اس کی روایت کی تخریج کی ہے۔ یہ تصنیف سعودی عرب کے شہر ریاض المکتبۃ اروقہ للدراساتِ والنشر نے شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ علامہ آلوسیؒ نے بھی "حلِ مشکلات القرآن" اور امام ثعلبیؒ نے "الکشف والبیان" اور امام جصاصؒ نے احکام القرآن میں بعض مشکل احکامات کی تشریح کی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

6: تفسیر آیات اشکلت علیٰ کثیر من العلماء

یہ مایہ ناز تصنیف علامہ ابن تیمیہؒ نے تصنیف فرمائی ہے، دو جلدوں پر مشتمل یہ تصنیف عبد العزیز بن محمد الخلیفہ کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ الرشد ریاض سعودی عرب نے سنہ 1415ھ کو شائع کی ہے۔

7: مشکلات القرآن (اردو)

یہ تصنیف مولانا رشید احمد گنگوہی نے لکھی ہے اس کا اصل نام "انوار الدرایات لدفع التعارض بین الایات" ہے، دو جلدوں پر مشتمل یہ ایک جامع اور مدلل تصنیف ہے، اس میں بھی صرف مشکل مقامات کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے باقی تفسیری ابحاث کو یکسر چھوڑا گیا ہے، اس تصنیف کی ایک مایہ ناز خوبی یہ ہے کہ قرآنی آیات کا آپس میں جو تعارض ہمیں نظر آتا ہے اس کو حل کرنے کی مناسب انداز میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب مارکیٹ میں عام طور پر با آسانی مل جاتی ہے اور ادارہ تالیفات ِ اشرفیہ ملتان والوں نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔

8: مشکلات القرآن (مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ)

عربی زبان پر مشتمل یہ تفسیر امام العصر سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے لکھی ہے اور اس میں بھی آیاتِ قرآنی کی مخصوص مقامات کو موضوعِ بحث بنایا ہے، چونکہ اس کا مصنف ایک متبحر عالم دین تھے اسی وجہ سے ان کی یہ تصنیف باقی تصانیف سے واضح طور پر ممتاز دکھائی دیتی ہے، اس تصنیف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مشکل مقاماتِ قرآنی کو باریک نکات کیساتھ حل کرنے کی سلیس انداز میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی طباعت کا اہتمام اارہ تالیفاتِ رشیدیہ ملتان نے کی ہے ااور عام طور نیٹ پر دستیاب ہے۔

9: یتیمۃ البیان فی شئ من علوم القرآن" (عربی)

یہ تصنیف مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی ہے، اس تصنیف میں انہوں نے شاہ انور شاہ کشمیریؒ کی تفسیر مشکلات القرآن کا مقدمہ ذکر کیا ہے، مقدمہ کے علاوہ انہوں نے سلیس انداز میں مشکل ابحاث کی وضاحت کی ہے، یہ کتاب عربی زبان میں صرف ایک جلد پر مشتمل ہے مختصر مقدمہ بھی موجود ہے جس میں قرآن کریم کے اسماء کا ذکر کیا گیا ہے، اس کے ساتھ لفظ "قرآن" کے مادہ اشتقاق کا ذکر کیا ہے، آگے انہوں نے تفسیرِ قرآن کیلئے متعدد علوم کا بھی ذکر کیا ہے، مفسر کیلئے شروط ذکر کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ تفسیر بالرائے پر مفصل بحث کی ہے، آخر میں انہوں نے تفاسیر کی انواع کے اعتبار سے متعدد اقسام ذکر کئے ہیں، اس کی طباعت مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی کراچی نے کیا ہے، نیز اس کے نسخے عام طور پر بڑے بڑے مکتبوں سے بآسانی مل جاتی ہے۔

10: مفردات القرآن / مشکلات القرآن

یہ چھوٹی سی تفاسیر ہیں جو مخطوطے کی صورت میں موجود ہیں ہے، مفسر اعظم مولانا شمس الحق افغانیؒ نے لکھی ہے، ان تصانیف میں میں انہوں نے شاہ انور شاہ کشمیریؒ سے تفسیری نکات نقل کرنے کا اہتمام فرمایا ہے، چونکہ مولانا شمس الحق افغانیؒ ان کے تلمیذِ خاص تھے اور دار العلوم دیوبند میں ان سے کافی استفادہ فرمایا تھا کی اہمیت پر زور دیا ہے، یہ دو نسخے دراصل بیاض القرآن کی طرز لکھے گئے ہیں جس کے

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کناروں پر تفسیری نکات لکھنے کیلئے خالی جگہیں موجود ہیں، اس میں انہوں نے اپنی تفسیری نکات قلم بند کئے ہیں، ان تصانیف کے علاوہ مولانا شمس الحق افغانیؒ نے "علوم القرآن" پر ایک جامع تصنیف لکھی ہے جو عام طور پر مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

11: البرہان فی حل مشکلاتِ القرآن"

یہ تفسیر تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جو پشتو زبان میں لکھی گئی ہے، اس کا مصنف شیخ القرآن والحدیث مولانا عبد السلام رستمیؒ ہے، اگرچہ یہ تصنیف ان کی زندگی میں محض ایک مخطوطہ کی شکل میں تھی، کیونکہ مولانا موصوف کثرتِ مصروفیات اور مشاغل کے باوجود اس کو کتابی شکل میں نہیں لکھ سکے لیکن شیخ القرآن کے ایک مایہ ناز تلمیذ مولانا مفتی رحمت اللہ بونیری نے پایہ تکمیل تک پہنچائی ہے، اور مولانا عبد السلام کی زندگی میں اس کی جمع وترتیب اور نظر ثانی کی اجازت ان سے طلب کی تھی، اجازت کے بعد اس تلمیذِ رشید نے قلتِ وسائل کے باوجود مکمل کی، دورانِ تکمیل انہوں نے شیخ القرآن کے آڈیو دروسِ قرآن اور مولانا موصوف کی مایہ ناز تصنیف " تفسیر احسن الکلام "کی تناظر میں یہ تصنیف پایہ تکمیل تک پہنچائی۔ یہ نہات جامع اور مستند تفسیرِ قرآن ہے جو کہ محض مشکل آیات قرآنی کو حل کرنے کے متعلق لکھی گئی ہے، علماء کرام، طلباء کرام، ریسرچ سکالرز اور عوام کیلئے اس سے استفادہ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ تفسیر ایک مقدمہ اور کئی تقاریظ پر مشتمل ہے، مقدمہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مدلل اور جامع ہے کیونکہ مقدمہ میں قرآنی آیات کی وہ وجوہ بیان کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے الفاظِ قرآن میں مشکل اور دشواری پیش آتی ہے۔ اس کی باعت کا اہتمام مکتبہ ایوب، محل جنگی پشاور نے کی ہے، آج کل یہ عام طور پر مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

7: نثر المرجان من مشکلاتِ القرآن:

یہ تفسیر بھی غرائب القرآن کے متعلق ہے جو کہ ایک جلد میں سلیس پشتو زبان میں لکھی گئی ہے، اس کا مصنف شیخ القرآن مولانا محمد افضل خانؒ ہے جو کہ بانی و مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ پور سوات کے تھے، اس کتاب میں مولانا موصوف نے قرآن مقدس کے 155 اسماء مبارکہ ذکر فرمائے ہیں، اور ہر نام کیساتھ قرآنی سورت اور آیت کا حوالہ بھی ذکر کیا ہے، اس تفسیر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مشکل آیاتِ قرآنیہ کا آُپس میں تعارض کو دفع کرنے کیلئے جامع انداز میں مثالیں پیش کی ہیں، تفسیر نہایت مختصر لیکن مدلل ہے۔ اس تصنیف کی طباعت کا اہتمام مکتبہ افضلیہ شاہ پور ضلع سوات نے کیا ہے۔ عام طور اس کے نسخے بآسانی بڑے بڑے بک سٹالز اور مکتبوں میں دستیاب ہے۔

12: الہام الرحمٰن فی حل مشکلات القرآن:

عربی زبان میں لکھی گئی یہ تفسیر دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، مصنف ضلع باجوڑ کے معمر اور بزرگ عالم دین شیخ القرآن والحدیث مولنا محمد عبد الجبار باجوڑی ہے، سنہ 1991 میں یہ تفسیر مکمل ہو کر منظر عام پر آئی ہے، مصنف چونکہ ایک متبحر علمی شخصیت ہے، اسی وجہ سے ان کی یہ تصنیف علماء کرام کے ہاں نہایت مقبول ہے، ان کا منہج اسی تفسیر میں یہ ہے کہ انہوں نے قرآنی کریم کے مشکل اور مغلق ابحاث کو نہایت اعتدال اور وسعتِ ظرفی کیساتھ حل کرنے کی کوشش کی ہے، مصنف چونکہ تفسیرِ قرآن کے میدان میں ایک عظیم شاہکار ہے اسی وجہ سے انہوں نے مادری زبان پشتو میں ایک تفسیر لکھی ہے جس کا نام "فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن وتفسیرِ الفرقان "ہے اس تفسیر پر ایک ایم فل

مقالہ بھی مولانا وحید اللہ قاسمی صاحب نے لکھا ہے، عوام میں یہ تفسیر نہایت مشہور ہے اور بقولِ مصنف پانچ ہزار سے زائد نسخے لوگوں نے خریدی ہیں، اس کی نئی ایڈیشن بیروت والوں نے اعلیٰ تفسیر کی صورت میں چھاپی ہے۔ مصنف کا صحاحِ ستہ میں سے ہر کتاب پر باقاعدہ شروحات موجود ہیں بعض چھپ گئی ہیں اور بعض مخطوطوں کی شکل میں موجود ہیں، نیز مولانا موصوف کل 47 سے زائد کتب ورسائل کے مصنف ہے۔

غرائب القرآن:

امام شاہ ولی اللہؒ کا مؤقف یہ ہے کہ "غَرَائِبُ القُرْآنِ يَشْمَلُ كُلَّ كَلِمَةٍ تَحْتَاجُ إِلَى تَوْضِيحٍ مِنَ الأَسْمَاءِ وَالأَفْعَالِ وَالحُرُوفِ، سَوَاءً كَانَتْ غَامِضَةَ المعْنَى أَمْ لاَ"[24]

غرائب القرآن سے مراد وہ الفاظ قرآنیہ ہیں جس میں اجنبیت سی محسوس کی جاتی ہے اور بلا قرینہ عقلِ بشری اس کو حل کرنے سے قاصر ہوتی ہے ایسے مقامات کو سمجھنے کیلئے کسی بھی مفسر کیلئے وسیع اور غور وفکر کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ایسے الفاظ وواقعات انسانی ذہن کو غیر معمولی اور ناواقف محسوس کرتے ہیں۔ علماء کرام نے اس غرابت کی متعدد وجوہ بیان کئے ہیں اور اس کی امثلہ بھی ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح غرائب القرآن سے مراد اسماء، افعال اور حروف سے ہر وہ کلمہ مراد ہے جو تفسیر اور وضاحت کا محتاج ہو، تفسیر اور وجاحت کے بعد اس سے ابہام دور ہو کر واضح ہو جائے۔ غریب القرآن کا وجہ تسمیہ بھی یہ ہے کہ ایسے الفاظ لوگوں کی سمجھ سے بعید اور بالاتر ہوتے ہیں، یہ غرابت یا تو الفاظ کی قلتِ استعمال کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی کبھار لغات اور لہجات کی مختلف ہونے کی وجہ سے، یا پھر سامع یا قاری کی زبان سے عدمِ واقفیت یا کسی اور سبب کی وجہ سے غرابت پائی جاتی ہے۔

اسی وجہ سے ایک معتدل مفسر کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ الفاظ غریب کی شرح میں احتیاط سے کام لیں اس طرح کہ اس کلمے کو علمی لحاظ سے حل کرنے کی کوشش کریں، کہ کلام عرب میں یہ کیسا استعمال ہوا ہے اور اس کے کون کون سے مصداقات ہیں؟ پھر ان مصداقات میں اولیٰ اور قوی قول کون سا ہے، اسی طرح کلام کے سیاق وسباق سے بھی پتہ چل جاتا ہے کہ یہاں ان مشکل الفاظ کا محمل کیا ہے؟

مثلاً قرآن کریم میں بعض قصص وواقعات ہیں جس کو عام طور سمجھنے سے عقل قاصر تو نہیں البتہ عجیب ضرور لگتی ہیں مثلاً اصحاب کہف کا واقعہ جو قرآن مقدس میں مذکور ہے جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین سو یا اس سے بھی زیادہ سلائے تھے، اب یہ عجیب واقعہ ہے کہ اتنے لمبے عرصے تک سلا کر پھر اٹھانا یہ غرائب القرآن کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ وسلامت رکھنا بھی غرائب القرآن میں سے ہے کیونکہ یہ بھی بعید از عقل ہے۔

شاہ ولی اللہؒ آگے رقمطراز ہے" ولابد للمفسر العادل أن ينظر إلى شرح الغريب نظرتين ويزنه وزنا علمياً مرتين"[25]

اسی طرح ایک معتدل اور منصف مفسر کے لئے ضروری ہے کہ کہ الفاظِ غریبہ کی تفسیر دوزاویوں سے دیکھے اور دو مرتبہ سائنسی اعتبار سے اس کو تولے، ایک بار اس لفظ کو عربوں کے استعمال کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ کس مصداق میں ایسے لفظ کو استعمال کرتے ہیں اور

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کون سا پہلو زیادہ مضبوط اور معتمد ہے۔ جبکہ دوسری بار ایک منصف مفسر کے لئے ضروری ہے کہ کلام کے سیاق وسباق کو غور وفکر سے دیکھ لیں کہ یہاں پر موقع کی مناسبت سے یہ مدلول ٹھیک ہے۔

اس موضوع پر عرب علماء کرام نے بہت تحقیقی کام کیا ہے خاص کر غرائب الحدیث پر بھی انہوں نے زبردست تحقیق کی ہے۔

غرائب القرآن پر لکھی گئی مشہور کتب:

غریب القرآن پر آج تک متعدد تصانیف لکھی گئی ہیں، سب سے پہلے جس شخصیت نے اس موضوع کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کی وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہے جس نے غرائب القرآن کی تفسیر وتشریح میں کلام عرب اور عربی اشعار سے استشہاد کر کے نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ چند منتخب تصانیف کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

1: غریب القرآن

یہ تصنیف علامہ ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوریؒ (م276ء) نے تصنیف کی ہے اس تصنیف میں انہوں نے صرف اور قرآن کریم میں وارد الفاظ غریبہ کی تشریح فرمائی ہے ، خاص کر انہوں نے اسماء اللہ تعالیٰ اور متشابہات القرآن کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے۔ دارالکتب العلمیہ مصر والوں نے سنہ 1398ھ / 1978ء کو اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے(26)

2: یاقوتۃ الصراط فی تفسیر غرائب القرآن

یہ تصنیف غلام ثعلب، ابو عمر محمد بن عبدالواحد البغدادی (م345ھ) نے مرتب کی ہے۔ نہایت کوشش اور محنت کے ساتھ غرائب القرآن کو جمع کئے گئے ہیں، ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے جس کی صفحات کی تعداد 687 ہیں۔ آج کل یہ تصنیف ڈاکٹر محمد بن یعقوب ترکستانی کی تحقیق کے ساتھ مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ سے 2002ء / 1423ھ سے شائع ہوگئی ہے۔(27)

3: العمدہ فی غریب القرآن

یہ تصنیف ابو محمد مکی بن ابی طالبؒ (م437ھ) نے لکھی ہے یہ بھی ایک جلد میں مرتب کی گئی ہے جس میں صفحات کی تعداد 460 ہیں، یہ کتاب یوسف عبدالرحمٰن المرعشلی کی تحقیق کے ساتھ 1981ء / 1401ھ کو مؤسسۃ الرسالہ بیروت سے شائع ہوئی ہے، نہایت مدلل انداز میں مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔(28) :

4: المفردات فی غریب القرآن:

یہ تصنیف مشہور عالم دین امام راغب اصفہانیؒ (م502ھ) نے تصنیف کی ہے، اس میں غرائب القرآن کو نہایت جامع انداز میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے، ساتھ ساتھ قرانی الفاظ کو عربی لٹریچر اور اشعار کی صورت میں حل کرنے کی کوشش کی ہے، اس کتاب کی مستند ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ حافظ ابن حجرؒ اور علامہ عینیؒ شارحینِ حدیث نے متعدد مقامات پر اس سے استدلال کیا ہے، حروفِ تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے، مصنف نے 1580 مواد کو یکجا کئے ہیں جن کا تعلق غرائب القرآن سے ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں محاورات، کلام عرب، لغت اور احادیث کو بھی بطور شواہد پیش کئے ہیں، اختلافِ قراءت کو بھی ذکر کیا ہے(29)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

5:الترجمان عن غریب القرآن: مشہور مفسر اور علوم القرآن کے ماہر علامہ تاج الدین عبد الباقیؒ نے لکھی ہے، خالص عربی زبان میں مرتب کر کے ایک جلد یعنی 467 صفحات پر مشتمل ہے۔ موسیٰ بن سلیمان آل ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ 1998ء/1419ھ کو مکتبۃ البیان، الطائف سعودی عرب سے شائع ہوگئی ہے نیز نیٹ پر بھی باسانی دستیاب ہے(30)۔

6:غریب القرآن المشہور بنزھۃ القلوب:

یہ تصنیف علامہ ابو بکر محمد بن عزیر السجستانیؒ نے تصنیف کی ہے عام طور پر یہ "نزھۃ القلوب" سے مشہور ہے، یہ تصنیف عربی زبان میں ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے جو کہ 501 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تصنیف کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے عربی کے تمام حروفِ تہجی کے اعتبار سے ایک ایک حرف پر الگ سا باب قائم کیا ہے اور ہر حرف کے تحت الفاظِ غریبہ کی تشریح کی گئی ہے، تصنیف میں ان کا منہج یہ ہے کہ ایک مشکل لفظ ذکر کر کے اس کے متعدد معانی اور مصداقات ذکر کر کے الفاظ کی اعرابی صورتحال پر بھی روشنی ڈالتی ہے(3231)

حافظ ذہبیؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "کان رجلا فاضلا خیرا"(33) کہ فاضل اور نہایت نیک شخص تھے۔

7:التبیان فی تفسیرِ غریبِ القرآن

یہ تصنیف ابن الہائم، شہاب الدین احمد بن محمد (م815ھ) نے مرتب کی ہے، جامع انداز میں انہوں نے اس تصنیف میں مشکل عبارات کو حل کرنے کی زبردست کوشش کی ہے، اس تصنیف کی کئی خصوصیات ہیں اور ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ مشکل لفظ کے متعدد معانی اور مصداقات باحوالہ ذکر کرتے ہیں، اس کے علاوہ کسی لفظ میں موجود ممکنہ احتمالات کا بھی ذکر فرماتے ہیں، یہ تصنیف ایک ضخیم جلد یعنی 356 صفحات پر مشتمل ہے، دار الغرب الاسلامی بیروت والوں نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے، اربابِ علم اس تصنیف کو فنِ تفسیر کے میدان میں ایک لغت اور ڈکشنری کے طور پر اس سے استفادہ فرماتے ہیں۔ مکتبۃ الشاملہ میں بھی موجود ہے اور عام طور پر نیٹ پر دستیاب ہے(34)

اسی طرح علامہ ابو محمد حموش بن محمد المکی القرطبی کی تصنیف "مشکل اعراب القرآن" اور غرائب القرآن ورغائب الفرقان علامہ نظام الدین نیشاپوریؒ، تفسیر غرائب القرآن علامہ طبرسیؒ نے مدون کی ہیں۔

خلاصۃ البحث:

قرآن مقدس ایک عظیم صحیفہ سماویہ ہے جس میں بیش بہا رموز واشارات موجود ہیں جو فصاحت وبلاغت اور گہرے معانی و مطالب کی صورت میں پوشیدہ ہے، بعض اوقات کچھ مخصوص قرآنی مقامات ہمیں مشکل اور دقیق معلوم ہوتے ہیں تاہم مفسرین عظام نے ان مواضع کو حل کرنے کی بہترین کوشش کی ہے اور علم مشکلات القرآن کو ترویج دی ہے، اس علم کا غرض بھی یہ ہے کہ قرآن مجید کی ان آیات کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں علمی لحاظ سے نحوی، بلاغی یا مفہومی پیچیدگی پائی جائے تو اس کے تلافی اور تدارک کے لئے علم مشکلات القرآن کا سہارا لیا جاتا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ بھی اسی موضوع کے متعلق ہے جو کہ تین کلیدی ابحاث پر مشتمل ہے بحثِ اول مشکلات القرآن کی لغوی واصطلاحی تعریف مع امثلہ ،بحثِ ثانی مشکلات القرآن سے متعلق عرب علماء کرام کی خدمات جب کہ بحثِ ثالث عجم علماء کرام کی خدمات مشکلات القرآن کے حوالے سے ہے۔

چنانچہ عصرِ حاضر میں علم مشکلات القرآن سے روگردانی نہیں کی جاسکتی کیونکہ قرآن مقدس کی تفسیر کے حوالے سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا ازالہ اسی علم کے تحت ہی ممکن ہے،اسی طرح جدید فکری چیلینجز کا مقابلہ ،فکری ارتداد بھی عین اسی علم کے تحت ممکن ہے۔اس علم کی بدولت قرآن فہمی میں آسانی، طلباء اور محققین کے لئے رہنمائی وغیرہ جیسے کلیدی امور کی طرف رہنمائی کرتی ہے جس کی بدولت انسان اس بات کا قائل ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا عظیم صحیفہ خداوندی ہے۔

نتائج البحث:

زیرِ نظر مقالہ جو علم مشکلات القرآن کے متعلق ہے ہم اس نتائج پر پہنچ گئے ہیں کہ

1: قرآنی تفسیر میں مشکل مقامات کو حل کرنے کے لئے اس علم کے متعلق اہم اور بنیادی مصادر جو تفسیر کے متعلق ہوں رسائی ضروری ہے، ورنہ انسان غلطی اور گناہ کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

2: قرآنی تفسیر میں مشکلات القرآن سے متعلق لکھی گی عرب وعجم علماء کرام کی تفاسیر سے استفادہ کرنا ضروری ہے ورنہ علم التفسیر پھر ادھوری ہے۔

3:اس علم کو مزید نکھارے کے لئے احادیثِ نبویہ ﷺ سے بھی استنباط کرنا ضروری ہے۔

4:دور جدید کی فکری یلغار، ارتداد اور دیگر اہم امور کے سدِباب کے لئے قرن مقدس کی باریکیوں کو سمجھنے کے لئے اس علم کی طرف رہنمائی ازحد ضروری ہے۔

5:جامعات اور مدارس میں بھی اس علم کے متعلق مختلف پروگرامز منعقد کرنا ضروری ہے تاکہ علما کرام اور ریسرچ سکالرز اپنا علمی پیاس باآسانی بجھا سکیں۔

حوالہ جات

[1]۔ الکرمانی، ابوالقاسم، محمود بن حمزہ، **غرائب التفسیر وعجائب التاویل**، دارالقبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ، بیروت، جزء1، ص:88

[2]۔ البقرہ:02:02

[3]۔ الشعراء:58:42

[4]۔ الافریقی، ابنِ منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**، دار صادر، بیروت، لبنان،، جزء4، ص:38

[5]۔ القرقان:33:25

[6]۔ الزرقانی، محمد بن عبد العظیم، **مناہل العرفان فی علوم القرآن**، دارالفکر، بیروت، 1717ھ/2999ء، جز1، ص24

[7]۔ الازہری، ابو منصور، محمد بن احمد، **معجم تہذیب اللغۃ**، دار لمعرفہ، بیروت، 1422ھ / جزء10، ص:25

[8]۔ السرخسی، ابو بکر محمد بن احمد بن ابی سہل، **اصول السرخسی**، دارالمعرفہ، بیروت، س،ن، جزءا، ص:172

[9]۔ الجرجانیِ، علی بن محمد بن علی، **کتاب التعریفات**، دارالکتب العملیہ، بیروت، 1403ھ / 1983ء جزء1، ص:37

[10]۔ الالوسی، شہاب الدین، محمود بن عبد اللہ، **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم دالسبع المثانی**، ط اولیٰ، 1415 جزء1، ص 31

[11]۔ امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی، **الجامع الصحیح البخاری**،، دارالاحیاء التراث العربی بیروت، ج2، ص352.

[12]۔ الالوسی، شہاب الدین، محمود بن عبد اللہ، **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم دالسبع المثانی**، ط اولیٰ، 1415 جزء1، ص9

[13]۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی،، **محاضراتِ قرآنی**، مکتبۃ الفیصل، اردو بازار لاہور، پاکستان، ص304,

[14]۔ دہلوی، ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، **الفوزالکبیر فی اصول التفسیر**، دارالصحوۃ، قاہرہ، مصر، ط، ثانیہ، 1407ھ / 1986ء جزء1، ص78

[15]۔ دہلوی، ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، **الفوزالکبیر فی اصوالتفسیر**، دارالصحوۃ، قاہرہ، مصر، ط، ثانیہ، 1407ھ، ص86

[16]۔ الاصفہانی، حسین بن محمد بن فضل، الراغب، **مفردات الفاظ القرآن**، دارالقلم، للنشر والتوزیع، دمشق بیروت، 1412ھ، جزء1، ص:172

[17]۔ القیامہ:75:17

[18]۔ الزرکشی، بدرالدین، ابو عبد اللہ محمد بن بہادر بن عبد اللہ، **البرہان فی علوم القرآن**، دارالمعرفہ بیروت، 1376ھ، جزء1، ص:39

[19]۔ سورۃ بنی اسرائیل17:82

[20]۔ عثمانی، محمد تقی، مفتی، **آسان ترجمہ قرآن**، ادارۃ المعارف، کراچی نمبر14، ربیع الاول1437ھ / جنوری2016ء1:16

[21]۔ الجرجانیِ، علی بن محمد بن علی، **کتاب التعریفات**، دارالکتب العملیہ، بیروت، 1403ھ / 1983ء جزء1، ص:52

[22]۔ النیسابوری، ابو الحسن، باہر البیان فی مشکلات القرآن، دراحیاء التراث العربی، بیروت، جزء2، ص42

[23]۔ الاندلسی، ابو الحسن، **باہر البیان فی مشکلات القرآن**، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج1، ص82

[24]۔ دہلوی، ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، **الفوزالکبیر فی اصوالتفسیر**، دارالصحوۃ، قاہرہ، مصر، ط، ثانیہ، 1407ھ / 1986ء جزء1، ص181

[25]۔ دہلوی، ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، **الفوزالکبیر فی اصوالتفسیر**، دارالصحوۃ، قاہرہ، مصر، ط، ثانیہ، 1407ھ / 1986ء جزء1، ص183

[26]۔ الدینوری، ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ، **تاویل مشکل القرآن**، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1481ھ / 1901ء، جزء1، ص:124

[27]۔ الماوردی، محمد بن عبد الواحد، **یاقوۃ السیرۃ فی تفسیرِ غرائب القرآن**، دارالکتب العلمیہ، بیروت1398ھ ؟1978، ص11

[28]۔ ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف، **علوم القرآن**، دارالقرآن والسنۃ، ہوسئ، مردان، خیبر پختون خوا، 1436ھ / 2015ء، ج1، ص76

[29]۔ الاصفہانی، حسین بن محمد بن فضل، الراغب، **مفردات الفاظ القرآن**، دارالقلم، للنشر والتوزیع، دمشق بیروت، 1412ھ، جزء1، ص:243

[30] الیمنی، عبد الباقی بن عبد الحمید، **ترجمان غرائب القرآن**، دارالکتب العلمیہ، 1424ھ / 2004ء، ج1، ص19

[31] القزوینی، ابو الحسین، احمد بن فارس، المحقق عبد الرحمٰن بن ھارون، **مقاییس اللغۃ**، اتحاد الکتاب العرب، 1423ھ / 2002ء، جلد3، صفحہ 20

[32]۔ الذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد، **سیر اعلام النبلاء**، 15/216)

[33]۔ الذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد، **سیر اعلام النبلاء**، 15/216)

[34] ابن الہائم، احمد بن محمد، **التبیان فی تفسیر غرائب القرآن**، دارالغرب، بیروت، 14:1